© rasailojaraid.com

ادبیات

ایک حدیث کی شاعرانہ تفسیر

از جناب الم صاحب مظفرنگری

ایک دن صاحبِ قرآں نے حذیفہ سے کہا
یاد رکھنا یہ وصیت مری اے مشفقِ من

جب مسلمان شقاوت کا نشانہ بن جائیں
اور پا جائے رواج ان میں عداوت کا چلن

ان میں باقی نہ رہے رسمِ اخوت کا نشاں
ایک کا ایک سراسر بنے جانی دشمن

غالب آجائے دلوں پر اثرِ بغض و نفاق
بھائی سے بھائی ہو اور باپ سے بیٹا بدظن

وحشیانہ ہوں چلن ان کے درندوں کی طرح
خون کا ایک کے ہو ایک پیاسا ہمہ تن

فرقہ بندی سے کسی وقت نہ فرصت ہو انھیں
ان کے گھر گھر میں رہے روز نرالی اَن بن

سب کا مذہب ہو جدا سب کا عقیدہ ہو جدا
یعنی ہوں قافلۂ وحدتِ دیں کے رہزن

نئے قانون بنیں اور نئی انجمنیں
نظمِ اسلام پہ ہونے لگیں سب قہقہہ زن

ہوں جوانانِ چمن ایسے دلیر و گستاخ
گرمِ تنقید ہو لالہ پہ زبانِ سوسن

زلفِ سنبل پہ کرے شاخِ سمن طعنہ زنی
چشمِ بلبل میں کھٹکنے لگے گل کا جوبن

بدعتیں ہونے لگیں جب یہی ہر صبح و مسا
راز غنچوں کا کرے فاش نسیمِ گلشن

یہ بدآموزیٔ اخلاق کا عالم ہو جائے
غنچہ کہنے لگے سوسن کو زبانِ الکن

نرم لہجے میں بھی پنہاں ہو زبانِ خنجر
موجِ شبنم سے لگے کٹنے گلوں کی گردن

ظلم و عدوان کا مرکز ہو ہر اک ذرۂ باغ
خونِ بلبل سے ہو رنگین فضائے گلشن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اہلِ حق کے لئے لازم ہے حذیفہؓ اسوقت
ہو جدا فرقہ پرستوں سے بطرزِ احسن

دفعتہً کرکے یہ اعلان علیحدہ ہوجائے
ہیں مسلمان ہوں ہرگز نہیں حامیٔ فتن

آفتیں سر پہ جو آئیں انھیں برداشت کرے
سختیاں جھیل کے اس راہ میں مرنا احسن

انچہ گفتم بتو آں بر ورقِ دل بہ نگار
بہتر از فرقہ پرستی بہ مصیبت مردن

غزل

از جناب خمار صاحب بارہ بنکوی

اب اتنی رہ و رسم ہے زندگی سے
کہ جیسے ملے اجنبی اجنبی سے

منہ اک اک کا تکتا ہوں میں بیکسی سے
سہارا نہ ٹوٹے کسی کا کسی سے

جدا ہوکے مجھ سے کوئی جا رہا ہے
گلے مل رہی ہے اجل زندگی سے

وہ سجدے جو ہوں تابعِ ہوش زاہد
بہت دور ہیں مرکزِ زندگی سے

محبت کا اک دَور ہوتا ہے وہ بھی
کہ آتا ہے منھ کو کلیجہ ہنسی سے

وہ رنگیں دہن وہ تراوش سخن کی
مہک نکلے گویا شگفتہ کلی سے

شکوں تیرے قدموں سے لپٹا رہیگا
گزر جا حدودِ ملال و خوشی سے

وہ تیری جدائی کے دن توبہ توبہ
کہ راتیں بھی شرما گئیں تیرگی سے

خمار اب بھی جینے کو میں جی رہا ہوں
مگر کچھ تعلق نہیں زندگی سے

© rasailojaraid.com